سوال

(48) تراویح جماعت کے ساتھ پڑھ کر تہجد میں نفل ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ماہ رمضان میں تراویح آٹھ رکعت جماعت کے ساتھ پڑھ کر وتر اس لیئے چھوڑدیتا ہو کہ میں نے ابھی تہجد کی نماز پڑھنی ہے آخر رات میں تہجد کی نوافل پڑھ کر بعد وتر پڑھوں گا کیا سنت نبوی کے مطابق یہ طریقہ درست ہے؟ اور کیا نبی ﷺ ایسا کرتے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں تراویح اور تہجد دونوں ایک چیز ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگر اول رات میں ادا کریں تو وہ تراویح کہی جائے گی اور آخر رات میں ادا کی جائے تو رتہجد کے نام کے ساتھ موسوم ہوگی۔ لیکن ہیں دونوں ایک ہی چیز۔ اس کی روشن دلیل حضرت ابوذر کی وہ حدیث ہے جو ابن ماجہ میں مطولا مروی ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوذر فرماتے ہیں ہم نے آں حضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے آخر دہے کی تین راتوں میں ہمارے ساتھ تراویح کی نماز (قیام الیل) اس طرح پڑھائی کہ پہلی رات یوں شب میں ادا فرمائی یہاں تک کہ تہائی رات گذر گئی اوردوسری رات میں نصف شب تک پڑھائی۔ ہم نے بقیہ آدھی رات میں تراویح پڑھانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے ساتھ قیام کیا اس نے پوری رات کا قیام کیا۔تیسری رات میں آپ ﷺ نے آخر شب میں گھر والوں کو جمع کرکے سب کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھی۔ یہاں تک ہم کو ڈر ہوا کہ سحری کا وقت ختم ہوجائے۔ سنن ابن ماجہ (حدیث 1327)(1/420) اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے تراویح کو رات کے تینوں حصوں میں ادا فرمایا ہے اور اس کا وقت عشاء کے بعد سے آخر رات تک اپنے عمل کے ذریعہ بتادیا۔ اب تہجد کے لئے کونسا وقت باقی رہا جس میں تراویح کے بعد تہجد ادا فرمایا ہو پس تراویح اور تہجد کے ایک ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ ہاں اگر کوئی شخص تراویح آٹھ رکعت کے علاوہ رات کے کسی حصہ میں نفل پڑھنی چاہے تو پڑھ سکتا ہے لیکن اول رات میں پڑھی ہوئی آٹھ رکعتوں کو تراویح اور آخر رات میں مزید آٹھ رکعتوں کو تہجد مسنون سمجھے تو یہ غلط ہے آں حضرت ﷺ سے ایک ہی رات میں تراویح الگ اور تہجد پڑھنا کسی روایت سے ثابت نہیں ہے۔ محدث

تراویح: جمع ہے ترویحہ کی۔ ترویحہ کا اصل معنی ایصال راحۃ کے ہیں۔ اوراب کہتے ہیں۔ کہ ترویحہ کہتے ہیں: دوسلام کے ساتھ پڑھی ہوئی چار رکعتوں کے مجموعہ کو جن کے بعد دوسرا ترویحہ شروع کرنے سے پہلے کچھ دیر تک آرام کیا جاتا ہے۔ بیس رکعتوں میں پانچ ترویح ہوتے ہیں۔ ہر دو ترویحوں کے درمیان فضل بقدر ایک ترویح کے یا کم وبیش مستحب ہے۔ اب یہ فصل بین الترویحتین بلجلوس والسکوت ہو یا بصلوۃ النفل ہو یا بطواف بیت اللہ ہو یا بالتسبیح یا بالتحلیل ہو سب درست ہے (حاشیہ ہدایہ 15-130)اہل المدینۃ یصلون وأہل کل بلدۃ بالخیار یسبحون أو یہللون أو ینتظرون سکوتا ((حاشیہ ہدایہ 7/131)

اس تفصیل مرقومہ سے معلوم ہواکہ مروج بین االترویحتین فصل طویل اوراس میں طواف یاصلوۃ یاتسبیح یاتہلیل کی کوئی اصل سنت نبوی یاآثارصحابہ میں نہیں ہے۔یعنی :اس کے استحباب کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔اس کی بناصرف رائے استحسان ہے واللہ اعلم

المنتقی لابن الجارودیا المنتقی لابن تیمیۃ میں بچوں کو عیدگاہ میں لے جانے کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔البتہ صحیح بخاری میں ہے باب خروج الصبیان الی المصلی ای فی الاعیاد واِن لم یصلوا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الصیام

صفحہ نمبر 149

محدث فتویٰ